

ہندوستانی کے مسلمانوں پر کیا کذری!

ماخوذ:- از مجلہ اتحاد - امریکہ
مترجم:- نوری الاسلام صاحب - منصوہ لاہور

(۴)

کوچن میں اسلامیت کی نئی لہر | ۱۹۶۱ء میں کوچن چین سے کچم ہندوستانی تاجروں کے ساتھ یہاں آئے اور مسلمانوں کو اسلام کی صحیح دعوت دی۔ اُس وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو حق کا پتہ چلا اور نماز کے فرائض اور دوسرے مسائل کا علم ہوا۔ انہوں نے مسجدیں بھی تعمیر کیں جن میں وہ پنج وقتہ نماز ادا کر سکتے تھے۔

ان کے معاشرتی پچرل اور معاشی مسائل اپنے کپیوچیا کے بھائیوں سے مختلف نہ تھے۔ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کو کچم ویت نامی مسلمانوں کی ایک تنظیم قیام میں آئی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے آگاہ کرے اور مسلمانوں کو ویت نام سوسائٹی میں ایک مقام پر لا کھڑا کرے۔

سیاست میں ہیں صرف دو مسلمان ملتے ہیں جنہوں نے ری پبلک دور کے آخری حصہ میں مستعدی سے کام کیا۔ ان میں سے ایک پارلیمنٹ کا ممبر اور دوسرا سینیٹ کا ممبر تھا۔ ویت نام حکومت کی ایک خاص وزارت تھی، وزارت بہبود اقلیت جو مسلمانوں کے مختلف گروپوں کی دیکھ بھال کرتی تھی اور قبائلی اور دور افتادہ مسلمانوں کی مدد کرتی تھی۔ چم کا ایک وزیر اس وزارت کا سربراہ تھا۔

چم کو فوج سے بالکل بے تعلق کر دیا گیا تھا۔ البتہ وہ قبیل سی تعداد میں فوجی کالجوں پر کام کرتے تھے جن کا ہوائی افواج سے تعلق نہ تھا۔ بایں ہندو مسلمانوں کی یک جہتی نے ان کو ایک ایسی طاقت بنا دیا تھا کہ دیت نامی ان کو ایک مقام دیتے تھے۔ ہندوستانی میں اگر دنیا کی بڑی قوتیں مداخلت نہ کرتیں تو آج وہاں کے مسلمان ایک منظم قوت ہوتے۔

جنوبی دیت نامی ہندوستانیوں کا قبضہ | جب ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء کو کمیونسٹوں نے جنوبی دیت نامی پر قبضہ کیا تو ہزاروں دیت نامی دوسرے ملکوں کو بھاگ گئے تاکہ کمیونسٹ و بال سے بچ سکیں۔ آزاد زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے ۱۹۶۸ء میں کمیونسٹوں کا دعوت قمر کے دن مظاہرہ دیکھا تھا۔ کمیونسٹوں نے اپنے بدلے چکانے کے لیے بیس دن ہتھیار پر قبضہ رکھا اور ہزاروں بے گناہ سرکاری ملازموں کا قتل عام کر کے قبریں پاٹ دیں۔

۱۹۴۵ء میں جب ان کی مکمل فتح ہو گئی تو انہوں نے زیادہ سنگین حربے استعمال کیے۔ ستر بہت بڑے قید خانے تمام ملک میں بنائے گئے۔ ان کو مرکز اصلاح معاشرہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ مراکز اصلاح ان لوگوں کے لیے بنائے گئے تھے جو پچھلی حکومت کے سول اور فوجی حکام تھے اور جنہوں نے بڑے شہروں سے لے کر چھوٹے گاؤں تک کام کیا تھا۔ ان میں پروفیسر، مصنف اور بہت سے دوسرے وہ لوگ تھے جنہیں کمیونسٹ ان جیلوں کے قابل تصور کرتے تھے۔ ان میں بہت سے اس اصلاح کے عمل میں غم ہو گئے اور جن کی جان بچ گئی۔ وہ اس وقت رہ گئے جب کمیونسٹوں نے یہ یقین کر لیا کہ یہ اب تین چار روز سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ کم سے کم اس سے تو محروم نہ رہے کہ ان کے کنبے ان کی تجہیز و تکفین کر سکیں۔ مسلمان اور غیر مسلم دونوں پر یہ آفت ٹوٹی اور آج تک دونوں اس تباہی کا کمیونسٹوں کے ہاتھوں شکار ہیں۔

کچھ مشہور مسلمان، مثلاً دو محمد (عبدالرحمن بن عیسیٰ)، اور اس کا بھائی دو رحیم (عبدالرحیم بن عیسیٰ) دونوں پچھلی حکومت میں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز تھے اور شیخ توکل خان (عبدالکریم) کو ہٹائے (HANOI) لے جایا گیا۔ بعد میں ان کا کوئی پتہ نہ چلا۔ ہزاروں دوسرے مسلمانوں کو ان اصلاحی جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ جن قید خانوں سے وہ کبھی نہ نکل سکے۔ وہ مسلمان جنہوں نے ہونچہ منہ (HO CHI MINH) مشہور کمیونسٹ کی تصویر لگانے سے انکار

کیا تو اُن کو گرفتار کر لیا گیا۔ کمیونسٹوں نے مسجدیں اور مسلمانوں کے دینی مدرسے و ریش خانوں میں بدل دیئے یا اُن میں سرکاری ایجنسیاں قائم کر دیں اور لوگوں کی خامی اور عام پیشگی کی جگہیں بنا دیا گیا۔ الحامی مسجد جو دیت نام کی سب سے بڑی مسجد ہے، اُس میں مسلم سفارت کار نماز ادا کرتے تھے۔ ان سفارت کاروں نے وعدہ کیا کہ وہ دیت نام حکومت سے سارے مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت حاصل کر دیں گے۔ انہوں نے ہناتے (HANOI) میں ایسا ہی کیا تھا، جب حکومت نے بڑی مسجد کو ایک فیکٹری بنا دیا تھا۔ بقول احمد خان سفیر پاکستان وہ مسجد اس وقت واپس مل گئی تھی جب وہ سیگاؤں (SAIGON) میں دیت نام اور کمپیوٹریا کے درمیان جنگ دیکھنے گئے تھے۔

لیکن کمیونسٹ افسران اب بھی مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے اُن کو پولیس سے اجازت نامہ حاصل کرنا پڑتا ہے اور مسجد کی انتظامیہ کو ایک فہرست نمازیوں کی مہیا کرنی پڑتی ہے، تب کہیں جماعت سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ یہی عمل ہر ہفتے کرنا پڑتا ہے۔

کمیونسٹ اب تقریباً پانچ سال سے دیت نام پر حکومت کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی غربت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگوں کو کفن تک نصیب نہیں ہوتا۔ پچھلی بقر عید کو امام محمد داؤد خطبہ پڑھتے ہوئے مسجد کے ممبر سے گرے اور وفات پا گئے۔ یہ واقعہ سیگاؤں (SAIGON) میں کنکلی اسٹریٹ پر ہوا۔ لوگوں کو کوئی ایسی چیز میسر نہ آسکی جس میں انہیں دفن کر سکیں۔ بوڑھے باپ اپنے کنبوں کا پیٹ پالنے کے لیے مجبور ہیں کہ وہ اپنی جائیدادیں اور زمینیں بیچ دیں، بشرطیکہ وہ باقی ہوں۔

متحدہ محاذ (FURL0) | باوجود اس کے کہ دیت نامی مدت سے چمپا کی سرزمین پر پورا کنٹرول حاصل کر چکے ہیں۔ مسلمان اب بھی اس بات کے متوقع ہیں کہ شاید وہ دوبارہ اپنی زمینوں پر قابض ہو سکیں اور اُن کو حق زمینداری مل جائے۔ اس لیے ہندوستانی میں بہت سے چم گروپ ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں چم طاقت جنوبی دیت نام میں فروغ پانے لگی اور اپنی متوازی جماعتوں سے کوہن چین سے رابطہ رکھا۔ یہ دونوں گروپ

لیجا ہو گئے۔ اور انہوں نے ۱۹۶۰ء میں متحدہ محاذ (FURLO) تشکیل دیا۔ یہ تنظیم تین گروپوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ چم کے مسلمان جو ہندو چین کے پرانے باشندے ہیں۔

۲۔ غیر مسلم جو دیت نام کے غیر مشروط علاقہ چمپا میں رہتے ہیں۔

۳۔ کھر کوم (کمپو چین) کو چین چین کے بدھ۔

تقریباً تین سال میں تنظیم فوجی طرز کی تنظیم ہو گئی ہے اور خاص تعداد میں غیر مسلم سپاہی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ مثلاً عیسائی اور بدھ، اور وہ لوگ جو ہندوستانی دیوتا برہما کی پرستش کرتے تھے۔

اس وقت سے فرلو (FURLO) دیت نام کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ اس وجہ سے دیت نام اور دیت کانگ نے اس کی تباہی کی سازش کی اور ۱۹۶۲ء میں ایک ایسا معاہدہ کھڑا کیا گیا جس نے فرلو (FURLO) کے لیڈروں اور رائے عام میں ایک خلیج افتراق پیدا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرلو (FURLO) آزاد علاقوں میں ختم ہو گئی۔ اولہاس کے مسلح سپاہی اور کمانڈر گرفتار ہونے لگے اور ان کو نوم پن (PHNOM PENH) میں مقید کر دیا گیا، جہاں کمانڈر کو کمیونسٹوں پر قبضہ ہو جانے تک رکھا گیا۔ تا آنکہ اس نے سفارت خانہ فرانس میں پناہ لی۔ لیکن وہ مہاجروں اس وقت سفارت خانے میں موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ اس کو کمیونسٹ سفارت خانے میں سے گرفتار کر کے لے گئے۔ جب سے وہ لاپتہ ہے۔ اس کا لیفٹیننٹ پیرس میں قتل کر دیا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک بڑھتے گئے اور تحریک آزادی جو فرلو (FURLO) نے قائم کی تھی، رفتہ رفتہ لوگوں کی حمایت سے محروم ہو گئی۔

ہندو چین کے لوگ آج کمیونسٹوں کے خلاف یا تو لڑ رہے ہیں، یا دیت نام چھوڑ کر بطور تارکین وطن یورپ یا امریکہ کا رخ کر رہے ہیں۔ جب وہ محتائی یا جنوبی جزائر کے کمیوں میں پہنچے تو ان کو صرف عیسائی مشنری، عیسائی ملکوں کے نمائندوں کی حیثیت سے ملے تو گر وہ پ ان کے لیے کھانا، کپڑے لائے تھے۔ تاکہ ان کی زندگانی سچا سکیں اور ان کو قحط سالی اور بیماری سے محفوظ رکھ سکیں۔ یہ لوگ ان کو اپنے گھروں میں بھائی کی طرح لے گئے اور ان سے انسانیت کا

برتاؤ کیا اور انہوں نے نسلی امتیاز کا کوئی خیال نہ کیا۔ جو لوگ امریکہ اور یورپ میں عیسائی گھروں میں بسائے گئے تھے، عیسائی مدرسوں میں تعلیم پانے لگے اور عیسائی عبادت خانوں میں اتوار کے روز جانے لگے۔ اب اللہ ہی اس بات کو صیح طور پر جانتا ہے کہ تارکِ وطن مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے بظاہر یہ آسان حالات مہیا کر دیئے ہیں، فی الحقیقت تکلیف میں ہیں یا اپنے جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کے لیے وہ کبھی سرے سے صورتِ حالات پر غور ہی نہیں کرتے۔ سوال یہ ہے کہ مغرب میں کیوں صرف عیسائی تنظیمیں ہی مسلمانوں کی مدد کر رہی ہیں اور مسلمان کیوں سو رہے ہیں؟ مغربی عیسائیوں کی ہمدردی ایک چال ہے جس میں بھانسن کر وہ ہند چینی کے تارکِ وطن مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ ایک مسلم ملک کی حیثیت سے پیشیانے ان مسلمانوں کی کھلے دل سے مدد کی، اللہ انہیں ضرور اس کی جزا دے گا۔ لیکن اس کے باوجود پیشیا میں پناہ لینے والے بعض مسلمان امریکہ یا یورپ جانے کو فوقیت دیتے ہیں۔ کیا وہ بھی اسی چال میں پھنس رہے ہیں جس میں اُن کے بھائی اُن سے پہلے پھنس چکے ہیں۔

کیونسلٹ (جو خود بدترین غلامی اور آمریت کی بلانہ پراقتدار آبادیوں پر بٹھوٹے ہیں) اُن ممالک کے بارے میں جن پر ابھی تک ان کی حکومت نہیں، آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بہت سے مسلمان اور غیر مسلم ملکوں میں دخل اندازی سے کام لے رہے ہیں۔ اُن کی پالیسیوں کے مطابق وہاں اُن کے آلہ ہائے کار کام کو آگے بڑھانے کے لیے موجود ہیں۔

قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ:-

”اللہ تعالیٰ اُن کو گوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔“

”اور اُن سے اُس وقت تک لڑو جب تک حق کی فتح نہ ہو۔“

حضور اکرم محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:-

”مشرکین کے خلاف اپنی دولت، اپنی جان اور اپنی زبان سے جہاد کرو۔“

لے تاکہ اُن کے آزاد ہونے کے بعد کیونسلٹ اپنی غلامی کا جو اُن کے کندھوں پر رکھنے کے لیے کھلا موقع پائیں۔ (مترجم)

”مسلمانوں کی تنظیم اس عمارت کی سی ہے جس کا ہر حصہ ایک دوسرے کا سہارا ہو۔“

پھر بھی بہت سے مسلمان کہتے ہیں:-

”جب ہم کو یہ معلوم ہے کہ بین الاقوامی قانون ایک ملک کی مداخلت کی دوسرے

ملک میں اجازت نہیں دیتے تو ہم کو ان قوانین کی پابندی کرنا چاہیے تاکہ دنیا میں امن

قائم رہے۔“

یہ ایک بات ہے جس سے کمیونسٹ دنیا میں بہت سے آزاد ملکوں میں گھس کر ان پر حکومت کرنے کے لیے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس میں ان کو بہت کامیابی ہوئی ہے، کیونکہ ان کے مخالف کمزور ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ ہندو چین کے مسلمانوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے مسلمان پریشان خاطر نہیں ہوں گے۔ ان کو شعور ہے کہ اسلامی قوانین ہی دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔

لے فی الحقیقت تاریخ کا یہ دور مسلمانوں کے متحرک ہونے اور ان کے خلاف ظلم و جارحیت کا دور ہے۔ ایسے دور جب بھی آتے ہیں تو ان کے بعد یکا یک پانسہ پڑتا ہے۔ خدا کا قانون واضح ہے کہ تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ یقیناً مسلمانوں میں اپنی کمزوریاں دور کرنے، متحد ہونے اور اسلام کا رشتہ مخافے کا ولولہ بڑھے گا۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی

رہتی ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔

ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(۱۵۱/۱)